© rasailojaraid.com

قلم کی آزادی

ایک مذاکرہ کا ماحصل

شورش کاشمیریؒ

جاں اپنے خیالوں کی صداقت پہ فدا کر
اِس دورِ پُر آشوب میں یہ فرض ادا کر
ملتا نہیں مانگے سے کبھی حقِ نگارش
قربانی و ایثار کے کوچہ میں صدا کر

مرنا ہی جو ٹھہرا ہے تو مردانہ صفات مر
جینا ہے تو میدانِ شہادت میں جیا کر
تسلیم کہ یہ رات کڑی بھی ہے سیاہ بھی
یہ رات نکل جائے گی، ہمت تو ذرا کر

ہر وار میں کڑکا ہو تو ہر ضرب میں طوفان
اِس رنگ سے آرائشِ میدانِ وغا کر
اُس شخص پہ لعنت ہو تصور ہے یہ جس کا
انگریز کی اولاد کی تعظیم کیا کر

دو روزہ خدائی تو کوئی بات نہیں ہے
اے شیخ فقیروں سے الجھتا ہے حیا کر
او بیربلِ عصر شناسا ہوں ترا خوب
کس نشہ میں بدمست ہے تُو خوفِ خدا کر

شورشؔ اسی نگری سے تجھے فیض ملے گا
مردانِ قلندر سے بہرحال ملا کر

© rasailojaraid.com